کیا مسائل ہیں اور وقت کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے تدبر فی القرآن اور تفقہ فی الحدیث کی کتنی ضرورت ہے، اور علماے اُمت کا حالاتِ حاضرہ سے باخبر رہنا کتنا ضروری ہے۔ تاہم یہ شدت کہ شوہر نماز نہ پڑھتا ہو تو نکاح قائم نہ رہے، فی زمانہ قابلِ عمل نہیں۔ (فاروق احمد)

میری آخری منزل، جنرل محمد اکبر خاں۔ ناشر: الفیصل، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۴۴۸ (بڑی تقطیع)۔ قیمت: ۷۵۰ روپے۔

جنرل محمد اکبر خاں (۱۸۹۵ء-۱۹۸۴ء) کو اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں متعدد امتیازات حاصل ہوئے۔ وہ برطانوی ہند کی فوج میں پہلے کیمشنڈ افسر بنے۔ انھیں افواجِ پاکستان کے سب سے سینیر افسر ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ یہ بھی ان کا ایک امتیاز ہے کہ ۱۹۴۹ء کے آخر میں جب افواجِ پاکستان کے انگریز سالارِ اعلیٰ جنرل گریسی اپنی مدتِ ملازمت کے اختتام پر سبک دوش ہونے والے تھے تو اپنے استحقاق کے باوجود، جنرل اکبر خاں نے فوج کا سب سے بڑا منصب قبول کرنے سے معذرت کرلی۔ (جنرل موصوف اور مابعد جرنیلوں کے ذہن، سوچ، خواہشات اور طرزِ عمل میں کس قدر تفاوت ہے۔ تعجب انگیز اور عبرت خیز! پاکستان کن کن المیوں سے دوچار ہوا!)۔

جنرل اکبر کی زیرنظر آپ بیتی فقط پاکستان کے اوّلین جنرل کے شخصی حالات اور اس کی سپاہیانہ زندگی کی تفصیل ہی پیش نہیں کرتی بلکہ اس میں قیامِ پاکستان کے لیے اسلامیانِ ہند کی تاریخی جدوجہد، قائداعظم کی پُرخلوص کاوشوں، کانگریس اور انگریزوں کے غیرمنصفانہ طرزِعمل (زیادہ صحیح الفاظ میں، دونوں کے معاندانہ رویوں، سازشوں اور مسلم دشمنی کے گوناگوں حربوں) کا اندازہ ہوتا ہے۔ پتا چلتا ہے کہ برطانیہ اور بھارت نے پاکستان کی کیا کیا حق تلفیاں کیں۔ جنرل اکبر خاں جو ایک قلم کار بھی ہیں اور حربی فنون و موضوعات پر متعدد کتابوں کے مصنف، آپ بیتی میں ایک صاف گو اور سیدھے ذہن کے فوجی نظر آتے ہیں، تاہم وہ ہندو ذہنیت اور برطانوی ذہن کا بخوبی اِدراک رکھتے تھے۔ طویل فوجی ملازمت میں طرح طرح کی آزمایشوں سے دوچار رہے مگر صبر اور حوصلے سے کام لیتے ہوئے سازشوں کی زد سے بچ نکلتے رہے۔ تقسیمِ ہند کے موقعے پر نہ صرف گاندھی اور نہرو بلکہ پٹیل نے بھی انھیں بھارت ہی میں ٹھیرنے کی دعوت دی مگر انھوں نے